بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شریعت سازی کس کا حق؟

ANAS

مسعود احمد صاحب

امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

دو پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شریعت سازی کس کا حق؟

علماء اور مشائخ کی پیروی :- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَ قَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ
اللهِ ، ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ ، يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا
مِنْ قَبْلُ ، قَاتَلَهُمُ اللهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ ﴿۳۰﴾
اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ وَ الْمَسِيحَ
ابْنَ مَرْيَمَ ، وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلٰهًا وَاحِدًا لَا إِلٰهَ إِلَّا
هُوَ ، سُبْحٰنَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۳۱﴾ (سورۃ التوبہ)

ترجمہ یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں، یہ ان کے مونہوں سے نکلی ہوئی باتیں ہیں (جن کی کوئی سند نہیں)، پہلے (زمانے کے) کافروں نے جو بات کہی تھی یہ بس اسی کی تقلید کر رہے ہیں، اللہ انہیں (ضرور) ہلاک کرے (گا)، یہ کہاں بہکے ہوئے چلے جا رہے ہیں ﴿۳۰﴾ انہوں نے اللہ کے علاوہ علماء اور مشائخ کو اور عیسیٰ ابن مریم کو بھی (اپنا) رب (اور معبود) بنا رکھا ہے حالانکہ انہیں تو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ایک الٰہ کی عبادت کریں، اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں (اور جو الٰہ نہیں وہ رب یا معبود کیسے ہو سکتے ہیں، یہ لوگ اللہ کے ساتھ شرک کر رہے ہیں) اللہ ان کے شرک سے پاک ہے ﴿۳۱﴾

اہل کتاب نے جو دین اختیار کر رکھا تھا وہ دین حق نہیں تھا۔ وہ اپنے باطل اور خود ساختہ مذہب پر چل رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بطور مثال کے آیات زیر تفسیر میں ان کی چند باطل باتوں کا ذکر فرمایا۔

یہود و نصاریٰ کی باطل باتیں (۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللهِ) اور اے رسول، یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں (ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ) یہ ان کے مونہوں سے نکلی ہوئی باتیں ہیں۔ یہ جو چاہتے ہیں کہہ دیتے ہیں ان کے پاس اس کی کوئی

دلیل نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

إذا كان يوم القيامة أذن مؤذن يتبع
كل أمة ما كانت تعبد فلا يبقى من
كان يعبد غير الله من الأصنام و
الأنصاب إلا يتساقطون في النار
حتى إذا لم يبق إلا من كان يعبد الله
بر أو فاجر وغبرات أهل الكتاب
فيدعى اليهود فيقال لهم من كنتم
تعبدون قالوا كنا نعبد عزير ابن الله
فيقال لهم كذبتم ما اتخذ الله من
صاحبة ولا ولد فماذا تبغون فقالوا
عطشنا ربنا فاسقنا فيشار ألا
تردون فيحشرون إلى النار كأنها سراب
يحطم بعضها بعضا فيتساقطون في
النار ثم يدعى النصارى فيقال لهم
من كنتم تعبدون قالوا كنا نعبد
المسيح ابن الله فيقال لهم كذبتم
ما اتخذ الله من صاحبة ولا ولد
فيقال لهم ماذا تبغون فكذلك مثل
الأول (صحیح بخاری ابواب تفسیر سورۃ
النساء جزء ٦ ص٥٦)

جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے
والا پکارے گا اے لوگو تم میں سے جو آدمی
جس کو پوجتا تھا اسی کے ساتھ ہو جائے۔
(الغرض) اللہ کی پرستش چھوڑ کر بتوں یا آستانوں
کی پرستش کرنے والوں میں کوئی باقی نہ رہے گا
سب جہنم میں گر جائیں گے اور صرف وہی باقی
رہ جائیں گے جو اللہ اکیلے کی عبادت کرتے
تھے ان میں اچھے برے سب ہی ہوں گے
اور کچھ اہل کتاب باقی رہ جائیں گے۔ پھر
یہودی بلائے جائیں گے اور ان سے کہا
جائے گا تم کس کی عبادت کرتے تھے۔ وہ
کہیں گے ہم حضرت عزیر کی عبادت کرتے
تھے جو اللہ کے بیٹے ہیں۔ ان سے کہا جائیگا
تم جھوٹ بولتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے نہ بیوی
ہے اور نہ بیٹا۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا
تم کیا چاہتے ہو تو وہ کہیں گے اے ہمارے
رب ہم پیاسے ہیں بس ہم کو پانی پلا دے
پھر ان کو ایک ریتلے میدان کی طرف اشارہ
کیا جائے گا۔ (اور ان سے کہا جائے گا) تم
پانی کے لئے (وہاں) کیوں نہیں جاتے۔ پھر
وہ جہنم کی طرف جمع کئے جائیں گے جو سراب
کی طرح ہو گی اس کا بعض حصہ بعض حصے کو توڑ
رہا ہوگا۔ پھر وہ جہنم میں گرا دئے جائیں گے۔
پھر نصاریٰ کو بلایا جائیگا پھر ان سے کہا جائیگا
تم کس کی عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے
ہم (حضرت) عیسیٰ کی عبادت کرتے تھے جو اللہ
کے بیٹے ہیں پھر ان سے کہا جائیگا تم جھوٹ

بولتے ہو نہ اللہ کی بیوی ہے اور نہ لڑکا۔ پھر ان سے کہا جائیگا تم کیا چاہتے ہو پھر ان کے ساتھ وہی گفتگو ہوگی جو پہلوں کے ساتھ ہوئی تھی۔

آگے فرمایا (یُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ) پہلے زمانے کے کافروں نے جو بات کہی تھی یہ لوگ بس اسی کی نقل کر رہے ہیں جس طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اولاد قرار دی تھی یہ بھی ان کی طرح اللہ تعالیٰ کی اولاد قرار دیتے ہیں (قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ) اللہ تعالےٰ ضرور انہیں ہلاک کرے گا (اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ) یہ کہاں بہکے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔

(۲) دوسری باطل بات جو یہود و نصاریٰ نے اختیار کر لی تھی وہ یہ تھی کہ انہوں نے اپنے علماء اور پیروں کو اپنا رب بنا لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ) یہود و نصاریٰ نے اللہ تعالےٰ کے علاوہ اپنے علماء اور اپنے پیروں کو اپنا رب بنا رکھا ہے۔ ان کے کہنے پر چلتے ہیں، حلال و حرام کا فیصلہ ان کے قول و فعل سے کرتے ہیں، ان کے قول و فعل کو آخری سند سمجھتے ہیں، ان کے فتووں کو دین سمجھ رکھا ہے، ان کے اجتہادات کو شریعت کا درجہ دے رکھا ہے حالانکہ یہ سب کچھ شرک ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اَمْ لَهُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ، وَلَوْلَا کَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ، وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○

(الشوریٰ۔ ۲۱)

(اے رسول) کیا ان لوگوں نے (اللہ کے) شریک بنا لئے ہیں جو ان کے لئے دین کا راستہ وضع کرتے ہیں جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی اور اگر فیصلہ کا وعدہ (مقررہ وقت تک کے لئے ملتوی) نہ ہوتا تو ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے (جو مقررہ وقت ہی پر ان کو دیا جائے گا)۔

دین اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ ہے۔ دین میں کمی و بیشی سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی نہیں کر سکتا۔

جو لوگ علماء اور پیروں کے اجتہادات کو دین میں داخل کرتے ہیں وہ گویا ان علماء اور ان پیروں کو شریعت ساز سمجھتے ہیں اور آیت بالا کی رُو سے شریعت سازی شرک ہے شریعت ساز صرف اللہ تعالےٰ ہے۔ دوسروں کو شریعت ساز سمجھنا ان کو ربّ بنانے، ان کو الٰہ سمجھنے اور انکی عبادت کرنے کے مترادف ہے۔ مسلم ہرگز یہ کام نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ یٰٓاَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا

(اے رسول، اللہ کے راستہ کی طرف اہل کتاب کو دعوت دیجئے، ان سے) کہئے:



نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○

(آل عمران - ٦٤)

اے اہل کتاب، ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے (وہ یہ) کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کریں اور اللہ کے علاوہ ایک دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں، پھر (اے ایمان والو) اگر یہ اس بات سے منہ موڑیں تو ان سے کہہ دو کہ (اے اہل کتاب) تم گواہ رہنا ہم تو مسلم ہیں۔

مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ وہ شخص مسلم نہیں ہو سکتا جو اپنے علماء اور اپنے پیروں کو دین ساز سمجھتا ہے، ان کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھتا ہے اور ان کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھتا ہے لیکن اہل کتاب ایسا کرتے تھے لہذا وہ دین اسلام سے منحرف ہو گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّیُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ○

(التوبة - ٣٧)

بے شک کسی مہینہ کو (آگے) پیچھے کر دینا کفر میں زیادتی (کا سبب) ہے، اس کے ذریعہ کافر (اور زیادہ) گمراہ ہوتے ہیں، ایک سال وہ ایک مہینہ کو (جنگ کے لئے) حلال کر لیتے ہیں تو دوسرے سال اسی مہینہ کو (جنگ کے لئے) حرام کر لیتے ہیں (لیکن حرام مہینوں کی تعداد میں کمی بیشی نہیں آنے دیتے اس طرح) کہ (اپنی طرف سے حرام کردہ مہینوں کی تعداد کو) اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینوں کی تعداد کے مطابق کرتے رہتے ہیں، الغرض (اس طرح) وہ (اس مہینہ کو) حلال کر لیتے ہیں جس کو اللہ نے (جنگ کے لئے) حرام قرار دیا ہے، ان کے برے اعمال کو (شیطان نے) ان کے لئے مزین کر دیا ہے (لہذا وہ اپنے کفر سے باز نہیں آتے) اور اللہ کفر کرنے والوں کو ہدایت پر چلا کر منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی تحلیل و تحریم میں تقدیم و تاخیر بھی کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا، قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ○

(یونس - ۵۹)

(اے رسول) آپ ان سے پوچھیئے بتاؤ جو رزق اللہ نے تمہارے لئے نازل فرمایا ہے اس میں سے تم نے (اپنی طرف سے) کسی چیز کو حرام ٹھہرالیا اور کسی چیز کو حلال ٹھہرالیا (یہ کہاں تک مناسب ہے)، اے رسول آپ ان سے) پوچھیئے کیا اللہ نے تمہیں (اس بات کی) اجازت دی ہے یا تم اللہ (تعالیٰ) پر بہتان لگاتے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ، اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ○

(النحل - ۱۱۶)

اور (اے لوگو) (اپنی طرف سے) یونہی جھوٹ جو تمہاری زبان پر آجائے یہ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ چیز حرام ہے تاکہ (اس طرح) تم اللہ پر جھوٹ بہتان باندھنے لگ جاؤ، بے شک جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پا سکتے۔

مندرجہ بالا ہر دو آیات سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنے قیاس سے حلال یا حرام کر دینا اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنا ہے۔ دین اللہ تعالیٰ کا ہے، اپنی طرف سے کوئی فتویٰ دینا اللہ تعالیٰ پر بہتان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ، كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ، اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ○

(الشوریٰ - ۱۳)

اس نے تمہارے لئے دین کا واضح راستہ مقرر کیا (وہی راستہ) جس کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور (اے رسول) جس کی وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم کو موسیٰ کو اور عیسیٰ کو دیا تھا (اور ہم نے ان کو یہ بھی حکم دیا تھا) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا، (اے رسول) جس چیز کی طرف آپ مشرکین کو بلا رہے ہے وہ ان پر بڑی (گراں) ہے اللہ منتخب کرتا ہے جس

کو چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے اس کو جو
اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ شریعت اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس شریعت کو نافذ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ شریعت سازی انبیاء علیہم السلام بھی نہیں کرتے بلکہ وہ صرف نازل شدہ شریعت کو نافذ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ (الاعراف - ۳)

(اے لوگو) جو شریعت تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے (بس) اسی کی پیروی کرو اس کے علاوہ ولیوں (وغیرہ) کی پیروی نہ کرو (مگر) تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے علاوہ کسی اور چیز کی پیروی حرام ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (الزمر - ۳) خبردار ہو جاؤ اللہ کا تو دین خالص ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے دین خالص میں علماء اور مشائخ کے اقوال کو شامل کرنا ان کو الٰہ ماننا ہے۔ شریعت سازی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے ورنہ دین خالص نہیں رہے گا۔

آگے فرمایا (وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ) اور مسیح ابن مریم یعنی عیسیٰ کو بھی نصاریٰ نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنا رب بنا رکھا ہے۔

یہود و نصاریٰ نے علماء اور مشائخ کو اپنا الٰہ بنا رکھا تھا اور نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا الٰہ بنا رکھا تھا۔ علماء اور مشائخ کو تحلیل و تحریم کا حق دے کر اور عیسیٰ علیہ السلام کو الوہیت کے درجہ پر پہنچا کر وہ ان کی عبادت کر رہے تھے (وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا) حالانکہ ان کو صرف ایک الٰہ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا (لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ) اس ایک الٰہ کے علاوہ دوسرا کوئی الٰہ نہیں اور جب دوسرا کوئی الٰہ نہیں تو پھر دوسرے کو الٰہ مان کر اس کی عبادت یہ کیوں کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت کرنا اس کو الٰہ ماننا ہے اور یہ شرک ہے (سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ) اللہ تعالیٰ اس شرک سے بالکل پاک ہے جو یہ کر رہے ہیں۔

آیت زیر تفسیر سے معلوم ہوا کہ:۔

(۱) علماء اور مشائخ کی تحلیل و تحریم کو تسلیم کرنا ان کو رب بنانا ہے۔
(۲) علماء اور مشائخ کی تحلیل و تحریم کو مان لینا ان کی عبادت ہے، اور
(۳) علماء اور مشائخ کو تحلیل و تحریم کا حق دینا شرک ہے۔ یہ حق علماء کو عوام دیتے ہیں، اس لئے وہ ان کو نادانستہ طور پر اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیتے ہیں۔

اے لوگو، علماء اور مشائخ کے فتووں سے حلال وحرام کا فیصلہ نہ کیجیے۔ یہ چیز شرک ہے۔ حلال وحرام کا فیصلہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے ذریعہ کرتا ہے لہٰذا جو چیزیں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں حلال ہیں انہیں ہی حلال سمجھیے اور جو چیزیں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں حرام ہیں انہیں حرام سمجھیے۔ علماء کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال وحرام کریں۔ جو علماء ایسا کرتے ہیں وہ بنی اسرائیل کے علماء کی طرح خود کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیتے ہیں۔ وہ دین میں آمیزش کرتے ہیں اور عوام سے اپنی عبادت کرواتے ہیں۔ یہ بہت بڑی جرأت کا کام ہے جو وہ کرتے ہیں۔

اولیاء اللہ کی پیروی

:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ③ (سورۃ الاعراف)

ترجمہ: (اے لوگو) جو شریعت تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے (بس) اسی کی پیروی کرو، اس کے علاوہ دلیوں (وغیرہ) کی پیروی نہ کرو (مگر) تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو ③

" دوسرے رفیقوں کی رہنمائی مت [illegible]

معانی ومصادر: (اَوْلِيَآءَ) وَلِیَ، یَلِیْ، وَلْیٌ (ض) قریب ہونا (اَوْلِيَآءُ وَلِیٌّ کی جمع۔ دوست، مددگار)

تفسیر: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ) اس چیز کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے (وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ) اور اس کے علاوہ اولیاء کی پیروی نہ کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک چیز کا حکم دیا ہے اور ایک چیز سے منع فرمایا۔ جس چیز کا حکم دیا وہ یہ ہے کہ بس صرف اسی چیز کی پیروی کی جائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور جس چیز سے منع فرمایا وہ یہ ہے کہ اولیاء میں سے کسی ولی کی پیروی نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے منزل من اللہ کی پیروی کو فرض کر دیا، اولیاء کی پیروی کو حرام کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوری شریعت نازل ہوئی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کوئی حکم دیا ہے تو اس کی تشریح بھی خود فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ (القیٰمۃ - ۱۹) پھر اس کی تشریح کر دینا بھی ہمارا ذمہ ہے۔

تشریح اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝
(النحل - ۴۴)

اور (اے رسول) ہم نے ذکر نازل کر دیا ہے تاکہ اس ذکر کی جو (ان لوگوں کی ہدایت کے لئے) ان کی طرف نازل کیا گیا ہے آپ ان کے لئے تشریح و توضیح کر دیں۔

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید کی تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں لیکن آپ اپنی طرف سے نہیں بلکہ وہ سب من جانب اللہ نازل ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی جو تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی وہ سب احادیث میں محفوظ ہے۔ گویا احادیث کا مفہوم سب منزل من اللہ ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا
(النسآء - ۱۰۳)

بے شک مومنین پر نماز کا مقررہ اوقات پر پڑھنا فرض کر دیا گیا ہے۔

اس آیت سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ "نماز" کیا چیز ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ "نماز" کے مقررہ اوقات کونسے ہیں۔ نماز کی تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اور اس کے اوقات بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

اَنَّ جِبْرِيْلَ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتَ

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب مواقیت الصلوٰۃ وفضلہا جزء اول ص۱۳۹ و رواہ مسلم نحوہ فی کتاب الصلوٰۃ باب اوقات الصلوٰۃ الخمس جزء اول ص۲۲۵ وفیہ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جبریل نازل ہوئے۔ انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر جبریل نے نماز پڑھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر جبریل نے نماز پڑھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی۔ پھر جبریل نے نماز پڑھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی۔ پھر جبریل نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھی، پھر جبریل نے فرمایا: (ان اوقات اور اس طریقہ) کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ ابو مسعود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ الخ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ "نماز" کی تشریح اور اس کے اوقات اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے۔ پھر یہی تشریح اور نماز کے اوقات کی تفصیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بتادی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرۃ - ۲۳۹)

پھر جب تمہیں امن نصیب ہو تو اللہ کا ذکر اس طریقہ سے کرو جس طریقہ سے اللہ نے تمہیں سکھایا ہے اور جس کو تم (پہلے) نہیں جانتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "نماز" کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے سکھایا لیکن یہ طریقہ قرآن مجید میں نہیں ہے، احادیث میں ہے۔ گویا احادیث میں جو طریقہ سکھایا گیا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے منزل من اللہ ہے۔ کس نماز میں کتنی رکعتیں پڑھی جائیں، ہر رکعت میں کتنے رکوع اور سجدے کئے جائیں۔ قیام وقعود اور رکوع وسجود میں کیا پڑھا جائے یہ سب کچھ احادیث میں ہے اور یہ سب من جانب اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا گیا ہے۔

مثلاً سجدہ کی کیفیت بتاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰى اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب السجود علی الانف جزو اول ص۱۱۲ وصحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب اعضاء السجود جلد اول ص۲۰۳)

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، پیشانی پر (یہ کہہ کر) آپ نے اپنے ہاتھ سے ناک پر بھی اشارہ کیا، دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں پر اور (مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں) ہم نہ کپڑے سمیٹیں اور نہ بال۔

الغرض مندرجہ بالا مباحث سے ثابت ہو گیا کہ احادیث بھی منزل من اللہ ہیں اور اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ کے حکم میں شامل ہیں یعنی آیت زیر تفسیر میں جس چیز کو منزل من اللہ کہا گیا ہے وہ قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

الغرض آیت کے پہلے جزو سے ثابت ہوا کہ امت کو صرف قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی ہے۔ قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی پیروی فرض ہے۔

آیت زیرِ تفسیر کے دوسرے جزء میں اللہ تعالیٰ نے "اولیاء" کی پیروی کو حرام کر دیا۔ "اولیاء" ولی کی جمع ہے۔ ولی کے معنی دوست کے ہیں آیت میں اولیاء کا مضاف الیہ محذوف ہے لہٰذا "اولیاء" کے لفظ سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کن دوستوں کی پیروی حرام ہے۔ اولیاء کا مضاف الیہ محذوف ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اولیاء کا معنی بہت وسیع ہیں۔ اولیاء مختلف قسم کے ہو سکتے ہیں، مثلاً

(۱) اللہ تعالیٰ کے دوست جن کو اولیاء اللہ کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

(یونس۔ ۶۲، ۶۳)

(اے لوگو، خبردار ہو جاؤ اللہ کے دوستوں کو (قیامت کے دن) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم (یہ وہ لوگ ہوں گے) جو ایمان لائے اور تقویٰ شعار تھے۔

(۲) شیطان کے دوست جن کو اولیاء الشیطٰن کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝

(النساء۔ ۷۶)

تو (اے ایمان والو) تم شیطان کے دوستوں سے لڑو (اور ان کے مکر و فریب سے ذرا بھی خوفزدہ نہ ہو اس لئے کہ) شیطان کا مکر و فریب بہت کمزور ہوتا ہے۔

(۳) انسان کے دوست۔ انسان کے دوستوں کی مختلف قسمیں ہو سکتی ہیں مثلاً

۱۔ مومن دوست۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(التوبۃ۔ ۷۱)

اور مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں، وہ (ایک دوسرے کو) نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے منع کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم فرمائیگا۔ بے شک اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے۔

۲۔ کافر دوست۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اے ایمان والو، مومنین کو چھوڑ کر کافروں کو (اپنا) دوست نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ○ (النساء۔ ۱۴۴)

ہو کہ اللہ کو اپنے اوپر (عذاب بھیجنے کے لئے) کوئی کھلی دلیل فراہم کردو۔

۳۔ شیطان دوست۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ (الاعراف۔ ۳۰)

انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنالیا اور وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

کافر تو اس بات کی پرواہ نہیں کریگا کہ ان میں سے کس کی پیروی کرے اور کس کی نہ کرے لیکن ایک ایمان والے سے یہ توقع نہیں ہوسکتی کہ وہ ان میں سے جس کی چاہے پیروی کرنے لگے۔ ایمان والا اگر پیروی کرسکتا ہے تو اولیاء اللہ کی یا اپنے کسی مؤمن دوست کی لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کی پیروی سے بھی منع فرمادیا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ کوئی کتنا ہی بڑا ولی یا مؤمن کیوں نہ ہو شریعت کے معاملہ میں غلطی سے معصوم نہیں ہوسکتا۔ علم اور تجربات اس کے شاہد ہیں اور یہ ایک متفق علیہ مسئلہ ہے جس پر مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ شریعت کے معاملہ میں صرف انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کی پیروی کو حرام نہیں کیا بلکہ فرض کردیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی تو فرض قرار دیتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۨالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ (الاعراف۔ ۱۵۸)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو، میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں جس اللہ کی بادشاہت آسمانوں پر بھی ہے اور زمین پر بھی، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی مارتا ہے، تو (اے لوگو) اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول نبی امی پر ایمان لاؤ جو اللہ پر اور اللہ کی باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تمہیں ہدایت مل جائے۔

انبیاء علیہم السلام کی پیروی کو حرام کیا بھی نہیں جاسکتا تھا اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نمائندے ہوتے ہیں۔ شریعت کے سلسلہ میں وہ جو کچھ کہتے ہیں اور کرتے ہیں وہ سب منجانب

اللہ ہوتا ہے اگر ان کی پیروی کو حرام کر دیا جاتا تو پھر اللہ تعالیٰ کا دین بندوں تک کس طرح پہنچتا۔ مزید براں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے پہنچانے میں معصوم نہ ہوتے اور غلطی کر بیٹھتے تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کے صحیح اور کامل دین کو کس طرح حاصل کرتے۔ الغرض مخلوقات میں سے صرف انبیاء علیہم السلام کی پیروی فرض ہے اور باقی سب کی پیروی حرام ہے اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی شریعت محفوظ رہ سکتی ہے اور مسلمین فرقہ بندی سے مامون رہ سکتے ہیں۔ جن لوگوں نے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو کافی نہیں سمجھا بلکہ ان کے ساتھ دوسروں کو بھی مقتدا اور پیشوا بنا لیا وہ فرقوں میں تبدیل ہو گئے۔ فرقہ بندی کو اگر ختم کرنے کا کوئی ذریعہ ہے تو بس وہ یہی ہے کہ اس آیت پر سختی سے عمل کیا جائے اور صرف اس منزل من اللہ شریعت پر عمل کیا جائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں ملی ہے۔

آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ) (اللہ تعالیٰ نے صحیح دین پر عمل کرنے اور فرقہ بندی سے بچنے کی تدبیر تمہیں بتادی ہے اور تمہیں نصیحت بھی کر دی ہے کہ اس تدبیر سے روگردانی نہ کرنا لیکن) تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو (اور یہ ایک حقیقت ہے کہ امت کے لوگ اس نصیحت پر قائم نہیں رہے اور فرقوں میں بٹ گئے۔ جس چیز کی پیروی کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا تھا اس چیز کی پیروی کو ضروری قرار دے لیا اور اس طرح کفر تک پہنچ گئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

فرقہ بندی کے ضمن میں جو کچھ ہوا تقریباً یہی بلکہ اس سے بھی زیادہ طریقت اور تصوّف کے ضمن میں ہوتا رہا ہے۔ پیری مریدی خالصتاً ایک غیر اسلامی چیز تھی لیکن اس کو کسی بھی طرح اسلام کی روح بنا دیا گیا۔ صوفی کا ذہن ایک خاص سانچے میں ڈھلا۔ یہ ذہن جب شریعت سے ٹکرایا تو بجائے اس کے کہ طریقت کو ترک کر دیا جاتا، شریعت کو ہی ترک کر دیا گیا۔ اگر ان کا پیر پنج وقتہ نماز ادا نہیں کرتا تو یہ کہہ کر دوسروں کا منہ بند کر دیتے ہیں کہ پیر صاحب یہاں نماز نہیں پڑھتے بلکہ کعبہ میں جا کر نماز ادا کرتے ہیں۔ اگر ان کا پیر کہے کہ اپنے مصلّے کو شراب سے رنگ لو تو وہ سمجھتے ہیں کہ پیر منزل کی راہ و رسم سے بے خبر نہیں ہوتا یعنی جو کچھ وہ کہتا ہے وہ حق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو۔

ماخذ:۔ تفسیر قرآن عزیز۔ جلد چہارم۔ از: مسعود احمد صاحب

تلخیص و ترتیب:۔ محمد صدیق میمن